روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 23/اپریل 2012ء .... 1433 ہجری 23 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 94

انجام بخیر کی دعا

حضرت بُسرؓ بن ارطاۃ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ

ترجمہ :اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

(مستدرک حاکم جلد3صفحہ 683حدیث نمبر :6508)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔یعنی شخص مدعیٔ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔یہاں تک کہ اس کی نیّات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء وقدر کے امور بدل وجان قبول کئے جائیں۔اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تامہ سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کو پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں۔اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5صفحہ59)

تمباکو سے پرہیز

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’اصل میں تمباکو ایک دھؤاں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے (۔) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 110)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

موسمی تعطیلات اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

اب چھٹیوں کے دن آ رہے ہیں۔ ہماری قوم کا ایک حصہ اور اسی نسبت سے جماعت کا ایک حصہ ایسا ہوگا جن کو چھٹیاں ملیں گی۔ جو چھٹیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ وقف کریں اور وقف عارضی کے منصوبہ کے ماتحت مختلف علاقوں میں جائیں۔

(خطبات ناصر جلد پنجم صفحہ :508)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

ضرورت اساتذہ

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول دارالرحمت غربی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین کے لئے خدمت کا شوق رکھنے والی احمدی خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

آرٹ، کمپیوٹر سائنس اور پاک سٹڈی

ضرورت مند خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول سکول ہذا میں جمع کروادیں۔

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مشعل راہ

مرد گھر کا نگران ہے اپنی ذمہ داری پوری کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا :۔

یہاں میں اب گھر کی مثال لیتا ہوں، ہر شادی شدہ مرد اپنے اہل وعیال کا نگران ہے، اس کا فرض ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھے، مرد قوام بنایا گیا ہے، گھر کے اخراجات پورے کرنا، بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا، ان کی تمام تعلیمی ضروریات اور اخراجات پورے کرنا، یہ سب مرد کی ذمہ داری ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت میں بھی بعض مرد ایسے ہیں جو گھر کے اخراجات مہیا کرنے تو ایک طرف، الٹا بیویوں سے اپنے لئے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے خرچ پورے کرو، حالانکہ بیوی کی کمائی پر ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر بیوی بعض اخراجات پورے کر دیتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے۔ تو مردوں کو اس حدیث کے مطابق ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ پانا ہے، اللہ تعالیٰ کے نور کے حقدار بننا ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔ بچوں کی تربیت کا حق ادا کرنا ہوگا، ان میں دلچسپی لینی ہوگی، ان کو معاشرے کا ایک قابل قدر حصہ بنانا ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر ظلم کر رہے ہوگے۔ انصاف والی تو کوئی چیز تمہارے اندر نہیں۔

بعض لوگ یہاں انگلستان، جرمنی اور یورپ کے بعض ملکوں میں بیٹھے ہوتے ہیں، معاشرے میں، دوستوں میں بلکہ جماعت کے عہدیداروں کی نظر میں بھی بظاہر بڑے مخلص اور نیک بنے ہوتے ہیں۔ لیکن بیوی بچوں کو پاکستان میں چھوڑا ہوا ہے اور علم ہی نہیں کہ ان بیچاروں کا کس طرح گزارا ہو رہا ہے، یا بعض لوگوں نے یہاں بھی اپنی فیملیوں کو چھوڑا ہوا ہے۔ کچھ علم نہیں ہے کہ وہ فیملیاں کس طرح گزارا کر رہی ہیں۔ جب پوچھو تو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی زبان دراز تھی یا فلاں برائی تھی اور فلاں برائی تھی تو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ایسے لوگوں کی بات ٹھیک ہے۔ تو پھر انصاف اور عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ تمہاری طرف منسوب ہے اس کی ضروریات پوری کرنا تمہارا کام ہے۔ بچوں کی ضروریات تو ہر صورت میں مرد کا ہی کام ہے کہ پوری کرے۔ بیوی کو سزا دے رہے ہو تو بچوں کو کس چیز کی سزا ہے کہ وہ بھی در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ ایسے مردوں کو خوف خدا کرنا چاہئے۔ احمدی ہونے کے بعد یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ اور نہ ہی نظام جماعت کے علم میں آنے کے بعد ایسی حرکتیں قابل برداشت ہو سکتی ہیں یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو .... نے ہمیں دی اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے نکھار کر وضاحت سے ہمارے سامنے پیش کی۔

ایک حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے سب سے بہتر اخلاق کا مالک ہے۔ اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرنے والے ہیں۔

(ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجھا)

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر ومشنری انچارج

یوگنڈا کے سکولز میں تعطیلات کے دوران تربیتی کلاسز

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دسمبر میں تعلیمی اداروں میں ہونے والی لمبی تعطیلات کے دوران جماعتی لحاظ سے ہر سطح پر تعلیم وتربیت کی غرض سے سارے ملک میں تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے مربیان، معلمین اور کچھ دیگر طوعی خدمت کرنے والے ان کلاسز میں پڑھاتے ہیں۔ لجنہ وناصرات خدام واطفال کی خوشکن تعداد ان کلاسز سے بھرپور استفادہ کرتی ہے۔

عام دنوں میں بچوں کی اکثریت سکول ہوسٹلز میں رہتی ہے، اس لئے بچوں کی تربیت کیلئے پروگرام بنانے مشکل ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو دسمبر سے فروری تک چھٹیاں ہوتی ہیں اُن میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ مقامی سطح پر پھر زونل سطح پر اور پھر نیشنل سطح پر مختلف کلاسز کا انعقاد کیا جائے۔ جن میں نوجوان اور بچے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیتے ہیں، کلاسز کے آخر پر ٹیسٹ لے کر انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔ والدین بھی ان کلاسز میں بچوں کو بھجوانے کیلئے بھرپور مدد کرتے ہیں اکثر جگہ کلاسز اپنی مدد آپ کے تحت لگائی جاتی ہیں اور والدین اپنے بچوں کے کھانے وغیرہ کے اخراجات خود ادا کرتے ہیں آہستہ آہستہ ان کلاسز کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور تربیت کا معیار بفضل اللہ تعالیٰ بہتر ہو رہا ہے۔

لجنہ اماء اللہ بھی اس سلسلہ میں بھرپور پروگرام بناتی ہے۔ ناصرات کو معیار صغیر اور کبیر میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور نیشنل اور زونل لیول پر کلاسز ہوتی ہیں جن کا جملہ انتظام لجنہ اماء اللہ خود کرتی ہے اور اخراجات بھی خود پورے کرتی ہیں۔

نو مبائعین، واقفینِ نو اور خدام کے داعیان الی اللہ بنانے کیلئے بھی الگ کلاسز ہوتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو خاکسار نے ٹارگٹ دیا ہوا ہے کہ ہر سال 100 داعیان الی اللہ تیار کر کے دیں۔ امسال بھی خدام نے اس کیلئے کلاس لگائی تھی اور اس میں 65 خدام نے شرکت کی۔ اس کلاس کی اختتامی تقریب میں خاکسار خود بھی شامل ہوا اور نمایاں کارکردگی دکھانے والے خدام میں انعامات تقسیم کیئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے نیشنل لیول پر ہمارا نیشنل تربیت سنٹر بہت خوبصورت بن گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کیلئے وہاں بہت سے مستقل انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ بہت سی عمارتیں، غسل خانے اور کچن بنا دیا گیا ہے۔ اس جگہ امسال پہلا جلسہ سالانہ بھی منعقد ہوا ہے۔

ہمارا یہ نیشنل تربیت سینٹر سیٹا (SEETA) نامی جگہ پر ہے، جہاں ہماری 17 ایکڑ زمین ہے۔ اِس جگہ سارا سال مختلف گروپس تربیتی پروگرامز منعقد کرتے رہتے ہیں۔ نیز ہمارے معلمین کی تربیت کی مستقل کلاس بھی وہیں ہوتی ہے۔

حاضری

دو ہزار سے زائد مرد وزن اور 200 سے زائد نو مبائعین نے 53 جماعتوں میں منعقد کلاسز سے بھرپور استفادہ کیا۔

غرضیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضورِ انور کی دعاؤں سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کی طرف گامزن ہے اور خاص طور پر تربیت کی کمی کو دور کرنے کیلئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

سامعین وقارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان تربیتی پروگرامز کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ نیز ہم سب کو پیارے آقا کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اونٹوں پر لدا مال غربا میں تقسیم

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ سب سے پہلے مدینہ پہنچا۔ اونٹوں کی قطاروں کی قطاریں گلہ سے لدی ہوتی تھیں۔ مدینہ کے تمام تاجر اکٹھے ہو کر حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہونے اور عرض کیا بیشک منہ مانگا منافع لے لیں اور یہ قافلہ ہمیں بیچ دیں۔ دس ہزار درہم کی مالیت پر بارہ ہزار درہم کی پیشکش تھی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ نفع ملتا ہے۔ میں اتنے میں نہیں دے سکتا۔ کسی نے کہا پندرہ ہزار درہم دیتے ہیں۔ یہ غلہ ہمیں بیچ دیں۔ انہوں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مدینہ کے تاجر حیران تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مدینہ کے باسی ہیں اس سے بڑی بولی آپ کو کس نے دی اور کون ہے جو اس سے زیادہ آپ کو دے رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا وہ میرا خدا ہے جو ایک درہم کے مقابلہ پر مجھے دس درہم کی نوید سناتا ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اعلان کر دیا کہ میں ان تمام اونٹوں پر لدا ہوا مال مدینہ کے غربا کے لئے وقف کرتا ہوں۔

(سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص 95 از حافظ مظفر احمد)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودہ عالمی حالات کے پس منظر میں دنیا میں قیام امن کے لئے دینی تعلیمات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح

امن کی حقیقی بنیاد سچائی کے اظہار میں ہے ۔افسوس ہے کہ سچائی کے اعلیٰ معیار قومی اور بین الاقوامی سطح پر نظر نہیں آتے۔ ذاتی مفادات کے حصول کے لئے سچائی اور انصاف کو باربار قربان کیا جاتاھے اور کیا جا رھاھے

ہم نہ صرف امن کا نعرہ بلند کرتے ہیں بلکہ حقیقت میں عملی اقدامات کر رہے ہیں وہ وقت آئے گا جب دنیا دین حق کو امن واستحکام کی روشن شمع کے طور پر شناخت کرے گی

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 26مارچ 2011ء کو طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقدہ امن سمپوزیم میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انگریزی زبان میں پُر معارف خطاب

اردو ترجمہ : مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ

تشہد،تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

میں تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہوں۔

آج ہم ایک سال کے وقفے کے بعد حسب روایت پھر یہاں جمع ہیں، ہمارا یہ اجتماع اب احمدیہ جماعت کے کیلنڈر کی ایک مستقل تقریب بن چکا ہے اور اس میں شامل ہونے والوں کی اکثریت ہمارے غیر از جماعت دوستوں کی ہے۔

اس ملاقات کی غرض دوستانہ ماحول میں ایک جگہ بیٹھ کر اپنے مشترکہ مقصد کی بات کرنا ہے اور وہ واحد ہدف اور مشترکہ مقصد پیار، محبت، بھائی چارے اور امن کا پھیلاؤ ہے۔

یقیناً اس ''امن سمپوزیم'' کا انعقاد تو احمدیہ (-) جماعت کرتی ہے جسے دوسری (-) جماعتیں اور بعض (-) فرقے زیادہ پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود حاضرین میں ہمارے (-) دوستوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو اس تقریب میں بخوشی شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے عیسائی دوست، یہودی دوست، ہندو اور سکھ دوست یہاں حاضر ہوتے اور اس میں شمولیت کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض دہریہ بھی آ کر شرکت کرتے ہیں۔ مزید برآں کئی ممالک سے لوگ آتے اور اس تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج یہاں تقریباً دس ملکوں کے نمائندگان موجود ہیں۔

پس آج کا یہ اجتماع صاف ظاہر کر رہا ہے کہ دنیا کے نیک فطرت لوگ اپنے مذہبی، ثقافتی، سیاسی اور قومی اختلافات اور نظریات کو ایک طرف رکھ کر انسانی قدروں کی حفاظت اور ترقی کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں اور یہ بات ان کی انسانیت کا بھی ثبوت ہے۔ یہ لوگ یہاں آ کر ان مشترکہ قدروں سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو اپنا کر دنیا میں امن وآشتی پیدا کی جاسکتی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ تقریب مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے بین الثقافتی اور بین الاقوامی اجتماع ہے۔

اگرچہ یہ اجتماع دنیا کے امن میں فوری طور پر بہتری نہیں لاسکتا تاہم اس طرح باہم مل بیٹھنے سے ہم کم از کم اپنے اندر تو انسانی اقدار کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔

آج دنیا کے کئی ممالک مختلف اور متعدد ثقافتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں اور وہاں متفرق مذاہب کے ماننے والے آباد ہیں۔ ایسے میں ایک دوسرے کی آراء اور تبصروں کو سننے، باقاعدگی سے ایک دوسرے سے ملتے رہنے کے نتیجے میں فطری طور پر شکوک وشبہات کا خاتمہ ہوگا نیز اس طرح تحمل و برداشت کو بھی فروغ ملے گا۔ جب لوگ آپس میں تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتے ہوں تو چھوٹے چھوٹے معاملات جھگڑوں کی شکل اختیار نہیں کرسکتے بلکہ ان کو بآسانی نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ مزید برآں باہمی تعامل ہمیں وسعت قلبی اور سخاوت میں بھی بڑھاتا ہے۔

آج انگلستان بھی دنیا کا ایک ایسا ملک بن چکا ہے جہاں مختلف قوموں، ثقافتوں اور مذاہب کے ماننے والے لوگ آباد ہیں۔ اگرچہ اس ملک کا رقبہ دنیا کے بہت سے ملکوں سے کم ہے مگر یہ قوم چونکہ کھلے ذہن اور فکر کی مالک ہے اس لئے یہ ملک اپنے اندر ایک جہان بسا چکا ہے۔

یورپ کے بعض ممالک عام طور پر (-) کی تعلیم اور روایات کے بارہ میں شدید تحفظات رکھتے ہیں۔ ایسے بعض ممالک نے تو (-) تعلیم و روایات پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور بعض ایسا کرنے کے بارہ میں سوچ رہے ہیں مگر انگلستان میں معاملہ اس سے مختلف ہے۔ پس انگلستان کے عوام کی وسعت فکر اور ذہنی ترقی کے نتیجہ میں ایک مثبت تاثر پایا جاتا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں جو بھی سیاسی پارٹی برسر اقتدار آتی ہے وہ مذہبی امور طے کرتے وقت کسی بھی ایک مذہبی گروہ کے جذبات کی رو میں نہیں بہہ سکتی۔ میری دعا ہے کہ یہ انصاف کی لگن اس قوم کا رہنما اصول بنا رہے۔

جب متحدہ ہندوستان پر برطانیہ کی حکومت تھی اس وقت حضرت بانی جماعت احمدیہ نے برطانوی قوم کی انصاف پسندی کی قدر کی اور متعدد بار اس امر پر اس قوم کی تعریف فرمائی۔ آپ نے حکومت کا مذہبی آزادی میں دخل نہ دینے پر بطور خاص شکریہ ادا کیا۔ یعنی اگر مسیحی مشنریوں کو ہندوستان میں اپنے عقیدے کے پرچار کی مکمل آزادی تھی تو اسی طرح مسلمانوں کو بھی اپنی مذہبی رسومات کی بجا آوری اور تبلیغ کی مکمل آزادی حاصل تھی۔

اسی زمانہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ پر متعدد عدالتی مقدمات بھی قائم کئے گئے۔ ان مقدمات کی اصل بنیاد تو وہ کھلی کھلی مخالفت اور دشمنی تھی جو دیگر (-) فرقوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ذات سے تھی۔ ان مقدمات کی کارروائی عیسائی برطانوی ججوں کی زیر نگرانی ان کی عدالتوں میں ہوئی اور بعض مقدمات کے تو مدعی ہی عیسائی تھے۔ مگر برطانوی عدالتوں نے انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا اور ایسے لوگوں کے خلاف فیصلے جاری کئے جو خود ان کے اپنے ہم مذہب تھے۔ پس برطانوی حکومت کے تحت ہر شہری کو برابر کے حقوق حاصل تھے۔ یہ وہ اخلاق کی بلندی ہے جو معاشرے میں امن کے قیام کی ضمانت ہے۔ میری خواہش اور یقین ہے کہ برطانوی قوم اپنے اس قیمتی اور خاص وصف کو قائم رکھے گی یہاں تک کہ آج دنیا کے موجودہ حالات میں اپنا کردار نبھاتے وقت بھی اسی معیار کو قائم رکھے گی۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی ذکر کیا تھا کہ یہ اجتماع مختلف قوموں کے ایک ساتھ بیٹھ کر امن کی تلاش اور اس کے قیام کے لئے خاص کوششیں کرنے، محبت اور بھائی چارے کو پروان چڑھانے کا نام ہے۔ لیکن ہم تو صرف اپنی اپنی جماعتوں اور اپنے اپنے ماحول میں ہی کوشش کر سکتے ہیں۔ آج شام یہاں ہمارے مہمان تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہیں مثلاً بعض کا تعلق سیاست سے ہے، کچھ حکومت سے وابستہ ہیں اور کچھ احباب سفارتی حلقوں سے تشریف لائے ہیں۔ باقی کا تعلق ان اداروں اور تنظیموں سے ہے جو دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہیں جیسا کہ ہمارے معزز دوست لارڈ ایرک ایوبری، جو حقوق انسانی کی حفاظت کے لئے ہمیشہ صف اول میں نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہاں ہماری مقامی ممبر آف پارلیمنٹ Siobhain McDonagh بھی

موجود ہیں جو بیک وقت دوستی اور انصاف کے حقوق نبھانے والی ہیں۔ نیز میں انتہائی معزز ممبر پارلیمنٹ Dominic Grieve اور ممبر پارلیمنٹ Ed Davey کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا۔ یہ سب وہ احباب ہیں جو امن کی ترویج میں ہمارے مددگار ہیں۔ بعض اوقات بیک وقت دوستی اور انصاف کے حقوق نبھانا خاصا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن میں ان تمام دوستوں اور سیاسی رہنماؤں کا ممنون ہوں جو بیک وقت یہ دونوں فرائض نبھانے والے ہیں۔

میرا یقین کامل ہے کہ اگر ہمارے تمام معزز مہمان اپنے اپنے دائرے میں ہمارے مشترکہ مقصد یعنی امن کے قیام کے لئے خاص جدوجہد کریں گے تو وقت کے ساتھ ساتھ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ ترقی کرتے ہوئے وسیع میدانوں میں یہ کام کر سکیں گے یہاں تک کہ سارے عالم میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

اور جہاں تک اس میدان میں احمدیہ (-) جماعت کے کردار کا معاملہ ہے تو جماعت احمدیہ حقیقی (-) تعلیمات کی روشنی میں سارے عالم میں امن کے قیام اور ظلم کے خاتمے کی پُرجوش تمنا رکھتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے عملی طور پر ہم امن قائم کروانے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ہم دنیاوی لحاظ سے کوئی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ دوسروں کے مقابلہ میں ہم ایک چھوٹی سی مذہبی جماعت ہیں جو فی الوقت دنیا کی نظر میں کوئی بھی قابل قدر مقام نہیں رکھتی۔ لیکن جو بھی ہو، ہمارے بلند عزائم بالآخر ہمیں اس مقام تک پہنچا دیں گے جہاں سے ہم دنیا میں امن کے قیام کے لئے اہم کردار ادا کرسکیں گے یعنی وہ امن عالم جس کی بنیاد حقیقی (-) تعلیم پر ہوگی۔ اور تب دنیا (-) کو امن اور سلامتی کے روشن مینار کی حیثیت سے پہچان لے گی۔

(-) تعلیمات ہمیں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ جب حضرت نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے سوال کیا کہ ''ایک بے رحم ظالم کی کس طرح مدد کی جاسکتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سادگی سے جواب دیا کہ ''اس کا ہاتھ روک کر''۔ یعنی اس کو گناہوں سے باز رکھ کر تم اس کی مدد کر سکتے ہو۔

ظالم سمجھتا ہے کہ وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے مخالف کو زیر نگین کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو مذہبی سوچ رکھتے ہیں وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا مالک ہے اور وہ ظالم کو ضرور سزا دے گا۔ پس ظالم کی مدد کرنا یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے روک دیا جائے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچ جائے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ فی الوقت ہماری جماعت کے پاس وہ ظاہری اسباب میسر نہیں ہیں جن سے وہ ظالم کا ہاتھ ظلم سے روک سکے اور ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا فرض ادا کر سکے، لیکن پھر بھی ہم لوگوں کی رہنمائی کر کے انہیں ہر ایک قسم کے ظلم وجور سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم صاحب اقتدار لوگوں کو متوجہ کرتے اور دعا سے مدد لیتے ہیں۔

اگر برسراقتدار حکومتیں اور ادارے بلکہ بین الاقوامی ادارے امن عالم کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے تو پھر ان کی طاقت بالآخر بے فائدہ قرار پائے گی۔

اب اگر ہم اقوام متحدہ کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں اس کی تاریخ میں نظر آئے گا کہ سوائے چند مواقع کے اقوام متحدہ نے کبھی بھی انصاف کے مطلوبہ معیار پورے نہیں کئے۔ اس وجہ سے یہ اپنی مکمل ذمہ داری نبھانے سے قاصر ہے۔ اس ناکامی کے اسباب میں مادیت پسندی، حلیف اور بلاک بنانا مخصوص ذاتی مفادات، ذاتی دشمنی اور رنجشیں وغیرہ شامل ہیں جو حقیقی انصاف کے قیام کی راہ میں حائل ہیں۔ پس اقوام متحدہ حقیقی امن قائم کرنے سے قاصر ہے اور غیر جانبداری اور شفاف معاملہ نہ کرنا اس کی وجوہات ہیں۔

میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں نہ تو وسائل رکھتے ہیں اور نہ ہی طاقت کہ دنیا میں امن قائم کر سکیں۔ لیکن ہم موجودہ دنیا کے حالات سے دلبرداشتہ بھی ہرگز نہیں ہیں۔ ہم ہر سطح پر اپنی انتہائی کوششیں کریں گے اور ان کوششوں کو جاری رکھیں گے۔ اگر ہم چھوٹے چھوٹے علاقوں میں لوگوں پر اثر ڈال سکیں کہ وہ امن کی خواہش کرنے لگیں اور امن قائم کرنے کے لئے عملی کوشش بھی کرنے لگ جائیں تو ہم ایسا موقع کھونا نہیں چاہیں گے۔ اسی وجہ سے ہم ہر سال ''امن سمپوزیم'' منعقد کرتے ہیں اور ہر موقع پر ہم معاشرے میں قیام امن کی خاطر آواز بلند کرتے ہیں۔

یقیناً وہ دن بھی آئے گا کہ جب زیادہ لوگ انصاف کی خواہش کرنے لگیں گے اور اس کی بنیاد حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا دیا ہوا یہ حکیمانہ اصول ہے کہ امن کبھی انصاف کے بغیر قائم نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کے لئے اعلیٰ ترین ہستی سے ناطہ جوڑنا شرط ہے۔ اس دنیا کے حقیقی خالق سے رشتہ جوڑنا امن کے لوازمات میں سے ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر نوع کی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ اس نے ہمیں سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے علاوہ اپنے انسانی بہن بھائیوں کے حقوق کی بجا آوری بھی نہایت ضروری ہے۔

مزید برآں ہمیں بانی جماعت احمدیہ نے یہ ہدایت دی ہوئی ہے کہ بعض خاص حالات میں انسانوں کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ اور ہم اس کی کئی مثالیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پاتے ہیں۔ جہاں آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کے حقوق کو حقوق اللہ پر فوقیت دی۔ مثلاً نوع انسانی کے حقوق کی ادائیگی کو اولیت دیتے ہوئے فرض نمازوں کی ادائیگی بعد میں کی گئی۔

ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو (جن کو ہم مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں (-) کی حقیقی تعلیم پھر سے دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں''۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

اب اگر انسانیت اس اصول کو اپنا لے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے پیار والا رشتہ بنانا ہے اور ساتھ ساتھ یہ یقین بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے تو پھر انسان کے اندر اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر دوسروں کے لئے خودبخود پیار پیدا ہوگا۔

آپ نے دوسری انتہائی حکیمانہ نصیحت یہ فرمائی کہ سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔ یقیناً اس طرح صرف مذہبی جنگوں کا ہی خاتمہ نہیں ہوگا بلکہ امن اور مفاہمت کی بنیاد بھی قائم ہو جائے گی۔

بہر حال آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں امن کے قیام اور مفاہمت کی فضا پیدا کرنے کے لئے کوششیں تو کی جارہی ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ شکوے بھی پل رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ شکایات جن کو دور کیا جاتا ہے اور وہ امن جو قائم کیا جاتا ہے اس کی بنیاد دیانت داری پر نہیں ہے۔ صدق دل سے کی جانے والی دیانت داری ہی امن کی اصل بنیاد بن سکتی ہے۔

بہر حال ہم دیکھتے ہیں کہ آج دنیا میں مذہبی جنگیں عملاً تو جاری نہیں ہیں مگر ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی اور بدخواہی والا برتاؤ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس بنا پر بعض ملکوں میں جاری ہتھیاروں کی جنگ کا یہ تکلیف دہ نتیجہ سامنے آرہا ہے کہ وہاں (-) کی بعض مکمل طور پر بے ضرر مذہبی رسومات اور روایات کو یا تو محدود کیا جارہا ہے یا منع کیا جارہا ہے۔ اور پھر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان اقدامات کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں بلکہ یہ حدود و قیود (-) کی مدد کے لئے ہیں کہ وہ آسانی معاشرے میں مقامی لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہ سکیں۔ بہر حال یہ ایک طویل بحث ہے جس کو میں اس وقت شروع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن ان اقدامات کے ردّعمل میں بعض (-) ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے ہیں جو مکمل طور پر (-) تعلیم کے منافی ہیں۔ پس دونوں فریق اپنی اپنی جگہ دیانت داری سے محروم ہیں۔

باہمی محبت پروان چڑھانے کے لئے دیانتداری دکھانی پڑتی ہے۔ اور دیانت داری اس بات کا نام ہے کہ انسان کے قول اور فعل میں کوئی بھی تضاد نہ ہو، اور نہ ہی انسان کبھی غلط بیانی سے کام لے۔ مگر عام طور پر سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار نہ تو ہمیں ملکی اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر نظر آتے ہیں۔

مثال کے طور پر آج دنیا کے بعض ممالک داخلی اور سیاسی انتشار کا شکار ہیں۔ عوام اپنے حکمرانوں اور حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت حال ہمیں بعض عرب ممالک، خلیجی ممالک، شمالی افریقہ یہاں تک کہ مغربی افریقہ میں بھی نظر آتی ہے۔ ان علاقوں میں داخلی بدانتظامی اور تنازعات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ صورت حال بین الاقوامی امن وسلامتی کے لئے بھی خطرہ بن سکتی ہے اس لئے دنیا اس بارہ میں فکر مند ہے۔ اور بین الاقوامی ادارے ایک طرف تو ایسی حکومتوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ لوگوں کے حقوق ادا کریں اور دوسری طرف ایسے حاکموں کو عوام کو دبائے رکھنے سے بھی روک رہے ہیں تاکہ انسانی قدروں کو بچایا جاسکے۔

مگر اخلاق کی اصل معراج یہ ہے کہ اگر تم ایسے ممالک کے عوام کو ان کے حکمرانوں کے ظلموں سے نجات دلانا چاہتے ہو اور ساتھ ہی ساتھ دنیا کو بھی بڑے فساد سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم ان ممالک کے عوام کو بھی نصیحت کرو کہ وہ کسی قسم کی بدانتظامی اور فساد کا حصہ نہ بنیں اور نہ ہی ایسے کام کریں جو ان کے اپنے ملک کی معیشت کو ہی تباہ و برباد کردیں۔ اور ایک بار امن قائم کرنے کے بعد پھر اس اصول کی مدد سے امن قائم بھی رکھا جانا چاہئے۔ تاہم حقیقی نیکی اور دیانت داری نہیں دکھائی جارہی۔ یہی وجہ ہے کہ دو الگ الگ ملک ہیں اور دونوں کو بالکل ایک جیسے حالات کا سامنا ہے۔ اب بین الاقوامی برادری ایک ملک کے معاملے میں تو حکومت کی حمایت کر رہی ہے اور دوسرے ملک کے معاملے میں عوام کو آزادی دلانے کے بہانے حکومتی عمارتوں پر میزائل داغے جارہے ہیں۔

چند دن ہوئے بی بی سی کے ایک صحافی نے وائٹ ہاؤس کے نمائندہ سے دنیا کے حالات و واقعات پر انٹرویو کیا۔ اس صحافی نے اپنا سوال یوں پیش کیا کہ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ امریکہ کا سلوک لیبیا کے مقابل پر بحرین، یمن اور دوسرے

ممالک سے مختلف کیوں ہے؟ اس ترجمان کے پاس اس سوال کا کوئی بھی واضح اور صاف جواب نہیں تھا۔

اب آپ اور مَیں یہ حقیقت اچھی طرح جانتے ہیں کہ کس طرح مسلسل ذاتی مفادات کو دیانت اور انصاف پر ترجیح دی جارہی ہے۔ دنیا کے طاقتور ممالک یہ چاہتے ہیں کہ وہ بعض خاص ممالک کی دولت اور وسائل تک عام رسائی خود حاصل کرلیں اور دیگر ہم پلّہ ممالک کی رسائی کو مکمل طور پر روک دیں۔ اور اسی لئے لوگوں کو آزادی دلانے یا امن عالم کا قائم کرنے کا جواز بنا کر فیصلے کئے جاتے ہیں۔

بظاہر تو ماضی میں قائم دنیا کے دو بڑے بلاک اب ٹوٹ چکے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف منجمد ہوئے تھے اور کبھی نہیں ختم ہوسکتے۔ دنیا کا حالیہ سیاسی اور معاشی نقشہ دیکھ کر ہم باآسانی کہہ سکتے ہیں کہ یہ بلاک پھر سے قائم ہورہے ہیں۔ درحقیقت ان ممالک کے سیاسی حالات کے پیچھے بڑا کردار بین الاقوامی معاشی صورت حال کا ہے جو ہمیں بڑی تیزی سے ایک عالمی جنگ کی طرف لے کر جارہی ہے۔ لیکن اگر سچائی کے ساتھ معاملہ کیا جارہا ہوتا تو یہ ممالک ایک دوسرے سے صاف شفاف معاہدوں کے ذریعہ صنعتی اور معاشی تعلقات استوار کرکے انصاف پر مبنی فائدہ اٹھا رہے ہوتے۔ ان ممالک کو کبھی ایک دوسرے کے وسائل سے ناجائز فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کے قریب آکر باہمی مدد کرنی چاہئے۔

قرآن کریم ہمیں دوسرے ممالک یا لوگوں کی دولت کے بارہ میں سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 132 میں یہ تعلیم دیتا ہے:

''اور ہم نے جو کچھ ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ۔ (کیونکہ وہ سامان ان کو اس لئے دیا گیا ہے) کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے''۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

یہ حکم دینے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کے کسی ملک کی داخلی بے چینی ہو یا ملکوں کے درمیان حسد اور دشمنی، عام طور پر اس کا سبب ان کی دولت اور وسائل ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور اس لالچ کی وجہ سے وہ جھگڑے شروع ہوجایا کرتے ہیں جن کا نتیجہ بہت ہی بھیانک ہوا کرتا ہے۔ اور ماضی کی عالمی جنگوں کی سب سے بڑی وجہ یہ حسد و رقابت ہی تھی۔ ایسی ہی تلخیوں سے بچانے کے لئے تھوڑے وسائل رکھنے والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم دوسروں کے وسائل پر حسد بھری آنکھ نہ رکھو۔ اور ساتھ ہی وسیع مال و دولت والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ضرورت مندوں اور کمزوروں کی مدد کریں۔ قوموں کو یہ اصول سکھایا گیا ہے کہ انہیں دوسروں کے وسائل سے قانونی طریق پر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لیکن اس موضوع پر محدود وقت میں زیادہ بات نہیں ہوسکتی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج دنیا میں جو بدامنی پھیلی ہوئی ہے وہ خواہ ملکی سطح پر ہو یا بین الاقوامی سطح پر، اس کی بنیادی وجہ انصاف کی فراہمی کا مکمل فقدان ہے اور یہ بے انصافی اضطراب اور بے چینی میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اس وقت دنیا کے موجودہ مسائل کا حل کیا ہے؟

میں اس سوال کا جواب حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اقتباس کی شکل میں آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں جس میں آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے اور سچائی کے اظہار کی نصیحت کی ہے۔

لیکن مجھے بہت زیادہ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مادیت پسند طبقے سے قطع نظر، آج مذہب کی پیروی کے دعویدار اور وہ لوگ جو خود کو (-) کے نمائندہ کے طور پر پیش کرتے ہیں، وہی اصل میں مذہبی تشدد پسندی بھی پھیلا رہے ہیں۔ بہرحال اس کے باوجود بھی ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ان مسائل کا حل نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے اور یقیناً وہ تمام لوگ جو اس (جماعت) سے قریبی تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات کی گواہی بھی دیں گے کہ ہم صرف امن کا نعرہ ہی نہیں لگاتے بلکہ حقیقت میں ہم عملی جدوجہد بھی کرتے ہیں تاکہ تحمل، امن اور برداشت قائم ہو۔ اور اس طرح ہم (-) کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے رضائے باری تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

جب بھی ہماری جماعت کو جذباتی دکھ اور تکالیف سے گزرنا پڑتا ہے ہم صبر اور تحمل کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جب بھی ہمیں بطور شہری حاصل ہونے والے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے ہم صبر اور تحمل کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جب بھی ہم پر جان بوجھ کر معاشی تنگیاں وارد کی جاتی ہے ہم صبر اور تحمل کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جب بھی ہمارے اموال اور جائیدادیں لوٹی جاتی ہیں یا برباد کردی جاتی ہیں ہم صبر اور تحمل کا نمونہ دکھاتے ہیں اور جب بھی ہماری جانوں سے کھیلا جاتا ہے ہم صبر و تحمل کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

آج ہم پاکستان میں مذہبی آزادی سے محروم ہیں مگر اس کے باوجود ہم کبھی بدامنی کا سبب نہیں بنے۔ گزشتہ برس مئی کے مہینے میں چھیاسی احمدی (-) کو جمعہ کی نماز ادا کرتے ہوئے شہید کردیا گیا۔ ہم نے یہ صدمہ صبر سے برداشت کیا۔ حال ہی میں انڈونیشیا میں ہمارے احمدیوں کو نہایت بربریت اور سفاکی سے شہید کردیا گیا تو ہم نے نہ تو کوئی پُرتشدد ردعمل دکھایا اور نہ ہی جوابی حملے شروع کردیئے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان، انڈونیشیا اور دیگر ملکوں میں رہنے والے احمدی انہی ملکوں کے شہری ہیں۔ یہ احمدی اپنی مقامی قوموں اور گروہوں سے ہی تعلق رکھنے والے ہیں اور یہ احمدی انہی معاشروں میں رہتے ہیں جہاں سب دہشت گردی ہورہی ہے۔ ہماری جماعت کے کچھ لوگ اگر کھلم کھلا نہ سہی تو چھپ چھپا کے ہی ناپسندیدہ اور ناخوشگوار کارروائیاں کرسکتے تھے لیکن ہم نے آج تک نہ کبھی کوئی سخت ردعمل دکھایا ہے اور نہ ہی کبھی کسی بھی قسم کا برا نمونہ پیش کیا ہے کیونکہ ہم وہ ہیں جن کو صبر اور برداشت کا درس دیا گیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ (-) کی تعلیم کو اپنے عمل سے دکھایا ہے۔ اور ہمیں یہی سکھایا گیا ہے کہ تم کبھی بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لو۔ اور ہمیشہ اپنے ملک کی بھلائی کو مدنظر رکھو اور کبھی بھی بدامنی پیدا نہ کرو۔ کیونکہ یہ سب کام اپنے ملک سے تمہاری سچی محبت کا تقاضا ہیں۔

دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستے ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں، خواہ وہ ایشیائی احمدی ہوں یا افریقی احمدی، عرب ہوں یا یورپین یا امریکی، ان کا نمونہ ہمیشہ ایک ہوگا۔ تمام احمدی رضائے باری تعالیٰ کے طالب بنتے ہوئے ہمیشہ ہر قسم کے فساد سے باز رہتے ہیں اور یہ وہ طرز عمل ہے جو نہ صرف دنیا کو بدنظمی سے بچانے والا ہے بلکہ ایک دن امن عالم کا ضامن ہوگا۔

آج دنیا کو شدید ضرورت ہے کہ ہر ایک سطح پر اس طرز عمل کو اپنایا جائے یعنی اپنے خالق حقیقی کی معرفت حاصل کر کے اس کے تمام حقوق کی بجاآوری کی جائے۔ آج اہل دنیا کو صرف اپنے حقوق کی ہی فکر نہیں رہنی چاہئے بلکہ اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہونا بھی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی بھلائی کی بھی فکر ہونی چاہئے۔ یہ اصول ذاتی زندگی سے لے کر قومی اور بین الاقوامی سطح پر بروئے کار لانا ضروری ہے۔ مختلف ملکوں کے حکمرانوں اور دنیا کی بڑی اقوام کو ان اصولوں کی پاسداری کرنی ہوگی۔ کیونکہ ایسا کئے بغیر امن عالم کے لئے کی جانے والی تمام کوششیں وقتی فائدہ تو دے سکیں گی لیکن مستقل امن کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔

میری دعا ہے کہ امن عالم کے قیام کے لئے آپ سب کی اور میری خواہش جلد پوری ہو۔

آخر پر میں ایک بار پھر دل کی گہرائیوں سے آپ سب کے یہاں تشریف لانے اور میرا خطاب سننے پر ممنون ہوں۔ شکریہ''۔

بقیہ صفحہ 6 محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

پسند آیا تھا، واپس جا کر سب سے یہی کہتیں کہ سیر کرنی ہے تو ناروے جاؤ۔

امی کا اپنے سسرال سے بہت پیار کا سلوک تھا ابا سے کسی کی ناراضگی ہو بھی جائے مگر امی سے ہم نے کبھی کسی کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی اپنی امی کو کبھی کسی سسرالی رشتہ دار کے خلاف کوئی بات کرتے ہوئے سنا بلکہ ہمیشہ بڑوں کی عزت کرتیں اور چھوٹوں سے پیار یہی وجہ تھی کہ ہمارے بڑے تایا کے بیٹے اپنی والدہ کو امی اور ہماری امی کو ممی کہتے ہی تھے۔ اپنی بہوؤں سے بہت پیار کرتی تھیں اور ہمارے مقابلہ میں ہمیشہ ان کی طرفداری کرتی تھیں۔ امی کبھی اپنے بیٹوں سے بہوؤں کی شکایت نہ کرتیں بلکہ بہوؤں کے حقوق کی خاطر بیٹوں کو سمجھاتیں۔ اس بھابھی کا ہم بہنوں پر بہت احسان ہے کہ جس نے امی کی بیماری کے دوران بیٹیوں سے بڑھ کر خدمت کا حق ادا کیا۔ امی کی بیماری کے دوران ہم 8 میں سے 7 بہن بھائیوں کو کینیڈا جانے اور امی سے ملنے کی توفیق ملی اس لحاظ سے یہ میری خوش قسمتی تھی کہ وفات کے وقت میں بھی وہاں موجود تھی اور مجھے اپنی پیاری امی جان کو اپنے ہاتھوں سے غسل دینے اور کفن پہنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

امی موصیہ تھیں اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ نمبر 2 ربوہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم اللہ بخش صادق صاحب (سابق صدر عمومی) نے کروائی۔ حضور انور نے بھی ہماری درخواست پر از راہ شفقت مورخہ 25/اکتوبر 2011ء بمقام بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر امی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور دعاؤں بھرا تعزیت کا خط بھی تحریر فرمایا جس سے ہمیں بہت حوصلہ ہوا۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری امی کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے، ان کی مغفرت فرمائے، بے حساب بخشش ملے، جوار رحمت میں جگہ دے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کا یہ نیا گھر خدا کے نور اور فضلوں سے مزین ہو۔ ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز امی کی نیکیوں کو زندہ اور جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

جب کوئی پیارا اچانک ہی چلا جاتا ہے
درد کا اک نیا احساس جگا جاتا ہے
یوں بچھڑنے کا کبھی جس کے تصور بھی نہ ہو
ہائے غم دے کر وہ کیوں ہم سے بچھڑ جاتا ہے

میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

ص۔ وسیم

ماں دنیا میں سب سے پیارا رشتہ۔ اس کی ممتا اور اس کا پیار لازوال۔ اس کی قربانیاں بے مثال۔ اس کی دعائیں ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ اور جب ایسی پیاری ہستی جدا ہو جائے تو دل یوں زخمی ہو جاتا ہے۔ میری امی محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ محمد حنیف باجوہ (سابقہ صدر حلقہ فیکٹری ایریا نمبر 2) 21/اپریل 2011ء کو ہم سب کو چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بوقت وفات آپ وینکوور میں مقیم تھیں۔ آپ عرصہ دس ماہ سے بیمار تھیں بیماری کے دوران کئی اتار چڑھاؤ آئے کبھی امید بندھی اور کبھی ٹوٹی خلیفہ وقت اور سب عزیز رشتہ داروں کی دعائیں بھی شامل تھیں مگر ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہو۔ بالآخر یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ ان کی وفات پر یوں لگا جیسے ہم ٹھنڈی چھاؤں سے محروم ہو گئے ہوں ان کی ممتا، ان کا پیار، ایک یاد بن گیا۔

میری امی محترمہ حمیدہ بیگم رفیق حضرت مسیح موعود حافظ محمد اسحاق صاحب ساکن پیرکوٹ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں آپ کا بچپن قادیان کی بابرکت بستی میں گزرا۔ جوانی ربوہ میں اور شادی کے بعد بھی زندگی کے بیشتر سال اسی مقدس بستی میں بسر کئے۔ آپ کو قادیان اور ربوہ دونوں سے بہت عقیدت تھی۔ اکثر بہت پیار سے قادیان کی باتیں اور پاکستان ہجرت کے واقعات سنایا کرتی تھیں۔

امی بہت ہی ہنس مکھ تھیں، جلد دوسروں کو اپنا بنانے والی طبیعت تھی دوستی کرتے وقت امیری غریبی کا کبھی خیال نہ کرتیں، بلکہ غریب دوستوں کی امیر دوستوں کی نسبت زیادہ دلداری کرتیں۔ ان کے کہے بغیر ہی ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیتیں بہت مہمان نواز تھیں۔ اپنی 75 سالہ زندگی میں بے انتہا محبتیں سمیٹیں امی کی وفات پر اپنے بیگانے سب ہی اشک بار تھے۔

اپنی اولاد سے تو ہر کسی کو پیار کرتے دیکھا ہے مگر ہماری امی بے لوث پیار کرنے والی تھیں پاکستان میں وہ بچیاں اور خواتین جنہوں نے آپ کے ساتھ کام کیا وہ سب آپ کو اپنا دوست سمجھتیں تھیں وینکوور شفٹ ہونے کے بعد بھی ان سب کے ساتھ آپ کا رابطہ تھا اور وہ بچیاں جو اپنے خاوندوں کے ساتھ اکیلی رہتی تھیں ان کا بہت خیال رکھتیں اکثر ان کو گھر بلاتیں اور خاص طور پر عید وغیرہ پر ان کو ضرور یاد رکھتیں۔ بوقت رخصت ہم تو اشکبار تھے ہی کہ ہماری ماں ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہے وہ بچیاں بھی زاروقطار رو رہیں تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ہمیں بھی یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ہماری امی آج ہم سے رخصت ہو رہی ہیں۔

امی پڑھی لکھی تھیں اس لئے ہم سب بہن بھائیوں نے دینی اور دنیاوی تعلیم ان سے ہی حاصل کی انہوں نے سکول ٹیچر کی تعلیم حاصل کی مگر کبھی جاب نہ کی بلکہ اپنی ساری صلاحیتیں اپنی اولاد پر خرچ کیں ہم آٹھ بہن بھائیوں کو بلا تخصیص بیٹا بیٹی جس نے جتنا پڑھنا چاہا اس کو پڑھایا، اپنے بچوں کو کچھ بنا دینے کا جنون کی حد تک شوق تھا انہیں دین کے رنگ میں رنگین کرنے کی لگن تھی مجھے اپنا بچپن آج بھی یاد ہے جب امی ہم بچوں کے ساتھ ہماری تعلیم و تربیت کے لئے اکیلی ربوہ رہتیں تھیں جبکہ ہمارے والد صاحب ملازمت کی غرض سے بہاولنگر رہتے تھے۔ مگر ہماری امی نے انتہائی بہادری سے خدا سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس کے فضل کے سہارے مردانہ وار حالات کا مقابلہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ امی کی اولاد میں ڈاکٹر، انجینئر، فارماسسٹ، ماسٹرز (کیمسٹری، عربی، اردو) سب موجود ہیں۔ امی نے ہم سب کی بہت اچھی تربیت کی دینی اور دنیاوی۔ زندگی کے بہترین اسلوب سکھائے یہی وجہ ہے کہ سب بچے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی اپنی جماعت میں مختلف شعبہ جات میں بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں امی کا کہنا تھا کہ پہلے بچہ قرآن پاک ختم کرے پھر اس کو سکول میں داخل کرو۔ ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ امی نے ایسا ہی کیا تھا سب کو 6 سال تک قرآن ختم کرایا پھر دوسری دوسری میں داخل کیا۔

امی کا احمدیت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا، جب سے میں نے ہوش سنبھالا امی کو لجنہ کے کاموں میں سرگرم پایا آپ نے ایک لمبا عرصہ اپنے حلقہ فیکٹری ایریا نمبر 2 کی صدر کے طور پر کام کیا اور یوں خاندان حضرت مسیح موعود کی بیشتر خواتین کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل کی مثلاً چھوٹی آپا، آپا طاہرہ صدیقہ۔ آپا جان۔ اپنی عاملہ اور اپنے حلقہ کی ہر ممبر سے بہت پیار کرتیں ان کے مسائل کو حل کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے نہ سردی دیکھتیں نہ گرمی بسا اوقات ہم نے ایسے بھی دیکھا کہ کسی جماعتی کام سے فارغ ہو کر ابھی گھر آئی ہی تھیں کہ کوئی اور آ گیا تو فوراً تھکاوٹ کے باوجود اس کی مدد پر کمر بستہ ہو گئیں۔ یہ تھیں ہماری امی جنہوں نے بیعت کرتے ہوئے جو یہ عہد کیا تھا کہ دین کی خاطر اپنی جان و مال وقت اور اولاد کو قربان کروں گی اپنے عمل سے ثابت کیا اور زندگی کے آخری سانس تک اس پر قائم رہیں۔ غریب خواتین کو چندہ دینے کی عادت ڈالنے کے لئے پہلے ان کی مالی مدد کرتیں اور پھر ان کو چندہ دینے کی تحریک کرتیں اور انہی کے ہاتھ سے چندہ دلواتیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی، یوں آپ نے بہت سی خواتین کو چندہ دینے کی عادت ڈالی۔ کسی کے ہاں وفات ہوتی تو سب سے پہلے ان کے گھر جاتیں اور کھانے یا ناشتے جس کا بھی وقت ہوتا خود بنا کر لے جاتیں اور ان کی ڈھارس بندھاتیں، ہمت اور حوصلے کی تلقین کرتیں۔

کاش ہم میں بھی ہو پیدا وہی انداز لگن
تاکہ دنیا بھی عقیدت سے ہمیں یاد کرے

امی کم کھاتیں کم سوتیں روزانہ سیر کرتیں امی کو سیر کرتے ہوئے google نے بھی اپنے کیمرہ میں محفوظ کر لیا ہے اب بھی اگر googleearth پر surrey BC ڈالا جائے تو امی کو وہاں پارک میں سیر کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ میں نے اپنی امی کو کبھی بلاوجہ بستر پر لیٹا ہوا نہیں دیکھا آپ نے ایک فعال زندگی گزاری۔ بہت صاف گو، متقی، پرہیزگار، خدا پر توکل کرنے والیں خاتون تھیں خلیفہ وقت سے وفا اور پیار کا تعلق تھا۔ بیماری کے دوران خلیفہ وقت کے مشورہ سے ہومیوپیتھی علاج بھی جاری تھا جس پر بہت توکل تھا ڈاکٹر جب آپ کی تیزی سے گرتی ہوئی صحت کو دیکھ کر مایوسی کا اظہار کرتے تو بڑے حوصلے سے کہتیں کہ میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔

آپ کا تلفظ قرآن پاک بہت اچھا تھا مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عربی تلفظ سیکھنے کی تحریک کی تو عمر زیادہ ہونے کے باوجود بہت شوق سے کلاسز میں شامل ہو کر کے عربی تلفظ خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی تحریک کی کہ خلیفہ وقت کا ارشاد ہے اس لئے سب کو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے برکت خدا تعالیٰ نے ڈالنی ہے چنانچہ امی کو دیکھتے ہوئے بہت سی بزرگ خواتین نے بھی سیکھا۔ آپ نے اپنی 75 سالہ زندگی میں جہاں دوسری جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں 1977ء میں وصیت کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہوئیں وصیت کرنے کے بعد ایک جہاد کی شکل میں بچوں اور بڑوں کو سادہ اور ترجمہ سے قرآن پاک پڑھایا۔ ان گنت بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک سادہ اور ترجمہ سے پڑھایا۔ چند عمر رسیدہ خواتین کو بھی قرآن کریم سادہ پڑھایا۔ کہا کرتی تھیں کہ ہر وصیت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ دوسری نیکیوں کے ساتھ ساتھ قرآن بھی پڑھائے۔ وصیت کرتے ہوئے جو عہد اپنے خدا سے کیا تھا زندگی کے آخری سانسوں تک نبھایا۔

بوقت وفات بھی وینکوور میں وقف نو کے بچوں کو قرآن پڑھانے کا کام آپ کے سپرد تھا۔

وفات سے ایک روز قبل جب طبیعت کچھ زیادہ خراب ہوئی تو سب بچوں اور پوتیوں پوتوں کو اپنے پاس بلایا اور سب سے باری باری سلام اور پیار کیا جیسے معلوم ہو کہ اب ان سب سے میری آخری ملاقات ہے۔ جب پیار کرتے ہوئے منجھلے بھائی کے بیٹے اور بیٹی کو پیار کیا تو رونے لگیں امی سے پوچھا کہ امی کیا ہوا تو روتے ہوا کہا کہ ابھی تو میں نے ان کو قرآن پاک ختم کروانا تھا۔

امی بہت غریب پرور تھیں جو بھی ملا غرباء میں تقسیم کر دیا۔ زیور کپڑے جمع کرنے کی حسرت نہ تھی ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ پنجوقتہ نماز اور قرآن کی تلاوت کا خود بھی التزام کرتیں اور اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتیں کہ ان دونوں چیزوں کو کبھی نہ چھوڑنا۔ اسی میں نجات ہے۔ رمضان المبارک میں ہمیشہ دو مرتبہ قرآن پاک کا دور مکمل کرتیں ایک دفعہ سادہ اور ایک دفعہ ترجمہ سے۔ اجلاسات اور جمعہ پر باقاعدگی سے جاتیں اپنے بچوں کی خلافت سے وابستگی اور ان کو دین کے کام کرتے ہوئے دیکھتیں تو بہت خوش ہوتیں۔ ہماری امی ان ماؤں میں سے نہیں تھیں جو ہر وقت پریشان رہتی ہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو یہ بھجوا دیں وہ بھجوا دیں بلکہ ہمیشہ ہمیں نصیحت کرتی تھیں کہ بیٹا برکت اسی کمائی میں ہوتی ہے جو خاوند لے کر آئے اور بیوی اس کو سلیقے سے خرچ کرے اور یہ بھی کہ عقلمندی یہ ہے کہ برے وقت کے لئے کچھ سنبھال کر رکھا جائے۔ ہماری امی نے ہمیشہ یہ چاہا اور اس کے لئے بہت دعائیں بھی کیں کہ خدا میری اولاد کو اپنی جناب سے پاک رزق دے۔ پاک رزق اس لئے کہ ان ملکوں میں جہاں ہم رہ رہے ہیں اس دعا کی زیادہ ضرورت ہے۔ امی کی ان دعاؤں کا پھل ہم سب کھا رہے ہیں اور آگے بھی خدا سے یہی امید ہے کہ وہ دعاؤں کے ان خزانوں سے جو ہماری امی ہمارے لئے چھوڑ گئی ہیں ہمیں دیتا رہے گا۔ دو سال قبل یورپ آئیں اور ہم سب بہنوں کے گھروں سے ہو کر گئیں اپنے سب دامادوں سے بہت خوش تھیں کہ انہوں نے میری بیٹیوں کو اچھا رکھا ہوا ہے۔ یہ خدائی تقدیر تھی جس نے امی کو ہم سب آٹھ بہن بھائیوں کے گھروں کی سیر کروائی تاکہ ان کے دل میں کوئی حسرت نہ رہے ورنہ آدھی دنیا میں پھیلی ہوئی اولاد کے گھر جانا کوئی آسان نہ تھا۔ بہت خوش تھیں کہ جہاں خدا تعالیٰ نے مختلف ممالک کے جلسوں میں شامل ہونے (لندن، جرمنی، بیلجیئم) کی توفیق دی وہاں خلیفہ وقت سے ملاقات کا شرف بھی بخشا۔ سارے یورپ میں امی کو ناروے سب سے زیادہ

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القران ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بھانجے مکرم عامر منیر عامر صاحب کلرلیب کے بیٹے حاشر احمد نے ناظرہ قرآن کریم کا پہلا دور نو سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 24 مارچ 2012ء کو تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ حاشر احمد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم ظفراللہ صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ کا نواسہ ہے عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم حافظ جواد احمد صاحب کو ملی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآنی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے آئندہ زندگی میں کامیابیوں سے نوازے قرآن کریم باقاعدگی سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سید ارشاد علی صاحب ترکہ
مکرم سید اشرف علی باہری صاحب
ابن مکرم سید مبارک علی صاحب)

مکرم سید ارشاد علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سید اشرف علی باہری صاحب ابن سید مبارک علی وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18/3 برقبہ 15 مرلے محلّہ دارالنصر غربی حلقہ منعم منتقل کردہ ہے لہٰذا یہ قطعہ مکرم سید ارشاد علی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء دستبردار ہو گئے ہیں۔

تفصیل ورثاء درج ذیل ہیں۔

1۔مکرم سید امجد علی صاحب (بیٹا)
2۔مکرمہ سیدہ مسعودہ نگیں صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ سیدہ امۃ اللہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ سیدہ خدیجہ فرحت صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرمہ سیدہ صدیقہ شفقت صاحبہ (بیٹی)
6۔مکرمہ سیدہ نغمہ شرجیل صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرم سید ارشاد علی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر عاصم سلیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیڈز تحریر کرتے ہیں۔

لیڈز جماعت کے دیرینہ خادم مکرم جاوید احمد صاحب کے پوتے آیان احمد ولد مکرم شہاب الدین احمد صاحب نے بعمر 6 سال خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 4 مارچ 2012ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم طاہر احمد سیلبی صاحب ریجنل مشنری، نارتھ ایسٹ انگلینڈ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم اس کی والدہ مکرمہ سائمہ احمد صاحبہ نے پڑھایا ہے۔ آیان احمد حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت فضل الٰہی صاحب آف سیلون کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم سے سچی محبت اور دلی لگاؤ کے ساتھ قرآن کریم کا فہم وادراک حاصل کرنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب نصرت جہاں ہسپتال کینیما سیرالیون تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم آفتاب احمد صاحب میلبورن آسٹریلیا ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب کا بائی پاس ایک مقامی ہسپتال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے سرانجام پا گیا ہے۔ شوگر اور بلڈ پریشر کے باعث کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے چچا جان کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ، احمد پور شرقیہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر رفیق صاحب احمد پور شرقیہ کی موٹر سائیکل حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احمد صادق صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے 11/اپریل 2012ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور نے ازراہ شفقت سبیقہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مجید احمد خان صاحب مرحوم آف دارالبرکات کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت والی عمر دراز عطا کرے اور احمدیت کی خادمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مظہر الاسلام صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

ہماری والدہ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف لیہ بقضائے الٰہی مورخہ 28 مارچ 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا ددھیال ضلع لیہ کا رہنے والا تھا جب کہ آپ کے ننھیال کا تعلق چھور مغلیاں چک نمبر 117 ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ آپ کی شادی اپنے ماموں زاد مکرم چوہدری ظفراللہ خان کاہلوں صاحب سے ہوئی۔ مرحومہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا کی بھتیجی تھیں جبکہ آپ کے نانا مکرم چوہدری اللہ بخش کاہلوں آف چھور مغلیاں کو حضرت مسیح موعود کو ملنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

مرحومہ کی رہائش راولپنڈی حلقہ پشاور روڈ غربی میں تھی۔ آپ جماعت کی ایک فعال کارکن تھیں نیز آپ کو صدر لجنہ حلقہ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی جماعت کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ تقویٰ شعار اور زاہد و عابد خاتون تھیں۔ آپ صدقات و خیرات کرنے والی اور یتیموں کی کفالت کرنے والی تھیں۔ آپ خود بھی موصیہ تھیں اور آپ کی خاص تحریک اور کوشش سے آپ کے سب خاندان نے آپ کی زندگی میں ہی وصیت کر لی تھی۔ آپ خود زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی۔ آپ نے ایک کامیاب و کامران زندگی بسر کی۔ آپ نے سوگواران میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحیٔ صاحب ورجینیا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ محترمہ بشریٰ سیال صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد المنان صاحب مورخہ 15/اپریل 2012ء کو 66 سال کی عمر میں بہاولپور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ 17/اپریل کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مرزا عبدالصمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت مہمان نواز، ملنسار، بہادر صدقہ خیرات کرنے والی تھیں۔ آپ نے بڑے لمبے عرصہ تک خدمت دین کی توفیق پائی۔ آپ نے محلّہ دارالصدر شمالی انوار میں سیکرٹری ناصرات، جنرل سیکرٹری اور نائب صدر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ دعوت الی اللہ میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے بے شمار دورہ جات کی توفیق پائی۔

مرحومہ مکرم حضرت فتح محمد صاحب سیال رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے، 4 بیٹیاں، بہوئیں، داماد، نواسے، نواسیاں، پوتے اور پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو داماد مکرم اقبال باجوہ صاحب مربی سلسلہ ہمڈ غاسکر اور مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے، بخشش کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عجائبات عالم

سب سے بڑا شاہی محل

آستانہ نورالایمان

دریائے برونئی کے کنارے سلطان حسن البولقیہ کے شاہی محل کا نام ''آستانہ نورالایمان'' ہے۔سلطان برونئی نے اپنی دولت سے دنیا کا یہ سب سے بڑا محل تعمیر کروایا۔یہ دور جدید کا سب سے بڑا رہائشی محل ہے۔اس کی تعمیر کا کام 1984ء میں مکمل ہوا تھا۔دنیا کے اس سب سے بڑے محل پر35 کروڑ ڈالر خرچ ہوئے۔

شاہی محل کے وسیع وعریض دربار میں دنیا کے سب سے بڑے فانوس لگائے گئے ہیں۔ان کی تعداد 564 ہے۔ ہر فانوس کا وزن 54 من ہے جبکہ ہر فانوس میں 51,490 بلب لگائے گئے ہیں۔12 فانوس صرف دربار ہال میں ہیں۔محل کے شاہی مہمان خانے میں 4000 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔اس کے محرابوں پر خالص سونے کی ٹائلیں لگی ہوئی ہیں۔

14 ایکڑ رقبے پر مشتمل اس محل میں 1788 کمرے، 257 طہارت خانے اور 44 زینے ہیں۔محل کے لان 150 ایکڑ سے زائد رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔محل میں ایک زمین دوز گیراج بھی ہے جس میں سلطان کے زیر استعمال 120 جدید ترین کاریں ہر وقت تیار کھڑی رہتی ہیں۔آستانہ نورالایمان دنیا کا سب سے بڑا شاہی محل ہے۔بکنگھم پیلس اور ویٹی کن عظمت اور شان وشوکت میں اس سے کہیں کم ہیں۔سلطان اسی محل میں سال میں تین دن دربار لگاتے ہیں اور لوگوں کی شکایات خود سنتے ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج اٹک اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے ہڈیوں میں کمزوری کی وجہ سے کافی خراب ہے۔بیماری کا اثر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم اٹک کے ہسپتال کے ICU میں داخل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

۞ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3 مئی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2006ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور

ALKARAM + LAKHANY
ASIM JOFA + SHAMAEEL
HSY + SADIA + DEEBA
DEEPAK PERWANI + BONANZA
CRESCENT + DAWOOD + FIRDOS
FIVE STAR + SITARA + AJWA CRINCKEL
CRYSTAL SANA & SAMIA LAWN
SANA SAFINAZ CLASSIC LAWN
SWIS LAWN COLLECTION
تمام برانڈ کی ڈیزائننگ لان
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ
0333-6550796 نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ

خبریں

بھوجا ایئرلائن کا طیارہ گر کر تباہ کراچی سے اسلام آباد جانے والا بھوجا ایئرلائن کا طیارہ راولپنڈی میں چکلالہ ایئربیس کے قریب کورال کے رہائشی علاقے میں گر کر تباہ ہو گیا۔جہاز میں سوار عملے کے 9 ارکان سمیت 127 افراد جان بحق ہو گئے۔رہائشی علاقے میں گرنے کے باعث 10 مکان بھی ملبے کا ڈھیر بن گئے اور ان میں آگ لگ گئی۔بدقسمت طیارے میں 6 بچے اور 5 نومولود بھی سوار تھے۔طیارہ گرتے ہی ملبہ میں آگ لگ گئی اور انسانی اعضاء دور دور تک بکھر گئے۔

یورپی یونین کا میانمر پر 20 سالہ تجارتی پابندیاں ختم کرنے کا اعلان یورپین یونین کا میانمر پر 20 سالہ تجارتی پابندیاں ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے رعایت پر مصنوعات یورپین یونین کے ممالک کو ترجیحی بنیادوں پر برآمد کرنے کی اجازت دے دی۔

صوبوں کا ہفتے میں دو چھٹیوں پر اتفاق ملک کے چاروں صوبوں کی حکومتوں نے سرکاری دفاتر میں ہفتے میں دو چھٹیوں کے فیصلے پر عملدرآمد پر اتفاق کیا ہے تاکہ توانائی کی بچت کو یقینی بنایا جاسکے۔اس حوالے سے جلد نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا اور تمام صوبائی سرکاری اداروں میں ہفتہ میں 5 دن کام ہوگا۔جس سے 700 میگاواٹ بجلی کی بچت ہوگی۔چاروں صوبوں کے نمائندوں نے لوڈشیڈنگ کے مسئلے سے مل کر نمٹنے کے عزم کا اظہار کیا۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا شراحمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 23/اپریل

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:29
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:44

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

فیوچر ریس سکول گرلز سیکشن کا اجراء
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کلاس 5th کا شاندار رزلٹ آنے پر احباب کرام کے پُرزور اصرار پر اس سال کلاس 6th برائے طالبات کا آغاز کر دیا ہے۔
کلاس 5th کے بورڈ کے امتحانات
کلاس کے تمام 12 طلباء نے فرسٹ اور ہائی فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا ہے۔

ضرورت ٹیچر
MA انگلش لیڈی ٹیچر کے لئے بہترین پیکج
عقب ہسپتال ربوہ
047-6213194, 0332-7057097

FR-10